احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 21 مارچ 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 21 مارچ 2013ء 8 جمادی الاول 1434 ہجری 21 امان 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 66

قوت کے ساتھ چلا کرو

حضرت عمرؓ نے ایک جوان کو مریل چال چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا:۔

کیا تم بیمار ہو اس نے کہا نہیں تو حضرت عمرؓ نے اسے دُرّہ دکھایا اور فرمایا قوت کے ساتھ چلا کرو۔

(تفسیر ابن کثیر جلد3 صفحہ 325 سورۃ الفرقان)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جسمانی صحت کے بارہ میں فرمایا: ’’حکیم لکھتے ہیں کہ ریاضات بدنی ادویہ کی مشق سے بہتر ہوتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد5 صفحہ 290)

’’یہ ایک واقعی اور یقینی بات ہے کہ خدا تعالیٰ اُن لوگوں کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی مدد کرتے ہیں لیکن جو کسل اور سستی سے کام کرتے ہیں وہ آخر کار ہلاک ہو جاتے ہیں۔

انسان پر جیسے ایک طرف نقص فی الخلق کا زمانہ آتا ہے جسے بڑھاپا کہتے ہیں۔ اُس وقت آنکھیں اپنا کام چھوڑ دیتی ہیں اور کان شنوا نہیں ہو سکتے۔ غرض کہ ہر ایک عضو بدن اپنے کام سے عاری اور معطل کے قریب قریب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے یاد رکھو کہ پیرانہ سالی دو قسم کی ہوتی ہے۔ طبعی اور غیر طبعی۔ طبعی تو وہ ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ غیر طبعی وہ ہے کہ کوئی اپنی امراض لاحقہ کا فکر نہ کرے تو وہ انسان کو کمزور کر کے قبل از وقت پیرانہ سال بنا دیں۔ جیسے نظام جسمانی میں یہ طریق ہے ایسا ہی اندرونی اور روحانی نظام میں ہوتا ہے۔ اگر کوئی اپنے اخلاق فاسدہ کو اخلاق فاضلہ اور خصائل حسنہ سے تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کرتا تو اس کی اخلاقی حالت بالکل گر جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور قرآن کریم کی تعلیم سے یہ امر بداہت ثابت ہو چکا ہے کہ ہر ایک مرض کی دوا ہے۔ لیکن اگر کسل اور سستی انسان پر غالب آ جاوے تو بجز ہلاکت کے اور کیا چارہ ہے۔ اگر ایسی بے نیازی سے زندگی بسر کرے جیسی کہ ایک بوڑھا کرتا ہے تو کیونکر بچاؤ ہو سکتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 86)

’’ہماری تواریخ کی کتابوں مثل طبری وغیرہ میں جو ہزار سال سے پہلے کی تصنیف ہے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں جب لشکرِ اسلام ملک شام میں تھا تو وہاں وَبا پڑی۔ جس پر لشکر اسلام کو پہاڑ پر بھیجنا پڑا۔ تو گویا یہ اس گورنمنٹ کا ہی مخترعہ نسخہ نہیں بلکہ گزشتہ اہل اسلام کے طرز عمل سے بھی یونہی ثابت ہوتا ہے۔ جس طرح انہوں نے نشیب کو چھوڑ کر پہاڑ کی بلندی کو اختیار کیا۔ اسی طرح اب بھی مرطوب اور نشیبی مکانات کو چھوڑ کر کھلے میدانوں میں مریضوں کو رکھا جاتا ہے۔ بوعلی سینا نے بھی اس امر پر زور دیا ہے کہ جن گھروں میں وباء کا مرض ہو ان کی صفائی کی جائے کیونکہ جب تک سبب موجود ہے۔ نتیجہ زائل نہیں ہو سکتا۔ طبیب کیا کر سکتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ ماشہ دو ماشہ دوائی دے گا مگر اس عفونت کو جو سانس کے ذریعہ سے انسان کے جسم میں چلی جاتی ہے اُسے دوائی کیا کرے گی۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 168)

تحریک وقف زندگی اور داخلہ جامعہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے! اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 370)

حضرت مصلح موعود 24 مارچ 1944ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔

’’میں تحریک کرتا ہوں کہ سیاسی طور پر معزز سمجھی جانے والی اقوام کے لوگ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں...... کام کی وسعت کا تقاضا ہے کہ ہر سال ایک سو نہیں بلکہ 200 مربی رکھے جائیں۔ پس ایک تحریک تو میں یہ کرتا ہوں کہ دوست مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو بھیجیں تا انہیں خدمت دین کے لئے تیار کیا جا سکے......‘‘

(مطبوعہ الفضل 31 مارچ 1944ء)

پھر زندگی وقف کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 23 ستمبر 1955ء میں فرماتے ہیں۔

’’خدا نے تمہارے لئے بڑی بڑی عزتیں رکھی ہیں۔ تم خدا پر توکل کرو اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرو وہ دینے پر آتا ہے تو وہ کچھ دے دیتا ہے کہ انسان اسے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔‘‘

(الفضل 22 اکتوبر 1955ء)

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

15ویں سالانہ تقریب تقسیم انعامی سکالرشپ و گولڈ میڈلز

زیر اہتمام: نظارت تعلیم ربوہ منعقدہ۔10 مارچ 2013ء

نظارت تعلیم کے انعامی سکالرشپس اور گولڈ میڈلز کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات مورخہ 10 مارچ 2013ء کو سہ پہر 4:30 بجے ایوان ناصر (دفتر انصاراللہ پاکستان) میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے دو مہمان خصوصی تھے مرد حضرات کی طرف مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی اور خواتین کی طرف محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ پاکستان تھیں۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مشہود احمد صاحب نائب ناظر تعلیم نے رپورٹ پیش کی۔ بعدۂ اعزاز پانے والے طلباء وطالبات میں میڈلز اور سکالرشپس بیک وقت تقسیم ہوئے۔ طلباء کو محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر مقامی نے بالائی ہال میں انعامات دیئے جبکہ طالبات کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ پاکستان نے زیریں ہال میں انعامات سے نوازا۔

رپورٹ میں مشہود احمد صاحب نے بتایا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نظارت تعلیم ہر سال تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی احمدی سٹوڈنٹس کے لئے انعامی سکالرشپس کی تقریب کا اہتمام کرتی ہے اور محض خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان سے نظارت تعلیم کے تحت یہ پندرھویں تقسیم انعامات سکالرشپ و گولڈ میڈل منعقد ہورہی ہے۔ درخواستیں موصول کرنے کیلئے ان تمام سکالرشپس کا اعلان الفضل میں کیا جاتا ہے اور موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو انعامات دیئے جارہے ہیں۔ ہر ایک سکالرشپ حضرت خلیفۃ المسیح کی منظوری کے ساتھ جاری کیا جاتا ہے۔ نیز عموماً سکالرشپس کا تفصیلی تعارف (Criteria) اور درخواست دینے کا طریقہ کار وقتاً فوقتاً روزنامہ الفضل میں شائع کروایا گیا۔ جس کے بعد درخواستیں موصول ہونا شروع ہوگئیں۔ ان درخواستوں کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ حاصل کردہ نمبروں کا Update ساتھ ساتھ الفضل میں شائع کروایا جاتا رہا۔ امسال کل انعامات 44 تھے جن میں سے 21 انعامات طلباء اور 23 انعامات طالبات نے حاصل کئے۔ جبکہ بعض طلباء وطالبات نے ایک سے زائد سکالرشپس بھی حاصل کئے ہیں۔

امسال سکالرشپس کو تین مختلف Categories میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ جنرل سکالرشپس
2۔ میڈیکل سکالرشپس
3۔ دیگر سکالرشپس

انہوں نے سکالرشپ حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کی تفصیل بیان کی (یہ تفصیل روزنامہ الفضل 2 مارچ 2013ء میں شائع ہو چکی ہے) جو انعامات اس کے علاوہ دیئے گئے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

عزیز احمد میموریل سکالرشپ

یہ سکالرشپس صرف ان طلباء وطالبات کے لئے ہے جنہوں نے Bachelors of Elecetrical Engineering میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ یہ سکالرشپ پہلی پوزیشن پر آنے والے طالب علم یا طالبہ کو علم کو دیا جاتا ہے۔ امسال یہ انعام الیکٹریکل انجینئرنگ گروپ کے عزیزم سعد ہمایوں صاحب ولد مکرم منور احمد صاحب نے 91.91% نمبر کے ساتھ حاصل کیا۔

خصوصی انعام

اس سال مکرم ناظر صاحب تعلیم کی طرف سے عزیزم سلیمان منصور صاحب آف ربوہ کو میٹرک جنرل گروپ میں فیصل آباد بورڈ سے 1050 میں سے 920 نمبر حاصل کرنے پر خصوصی انعام دیا گیا۔ عزیزم کچھ عرصہ قبل اپنی تعلیم ترک کر چکے تھے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر انہوں نے اپنی تعلیم دوبارہ شروع کی اور سال 2012ء میں فیصل آباد بورڈ میں آرٹس گروپ میں پورے بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

پروفیسر رشیدہ تسنیم خان سکالرشپ

امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے پروفیسر رشیدہ تسنیم خان سکالرشپ کا آغاز ہوا جو کہ ربوہ میں نظارت تعلیم کے تحت سکولز میں میٹرک کے امتحان میں پہلی تین پوزیشن حاصل کرنے والے مندرجہ ذیل طلبہ کو دیا گیا۔

اول: عزیزم صمیم الرحمٰن صاحب ولد مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب حاصل کردہ نمبر 91.97% نصرت جہاں اکیڈمی بوائز سیکشن

دوم: عزیزہ مہرین طاہر صاحبہ بنت مکرم عبدالحی طاہر صاحب حاصل کردہ نمبر 90.95% مریم گرلز ہائی سکول دارالنصر۔

سوم: عزیزم اسد شہزاد صاحب ولد مکرم عبدالغفور صاحب حاصل کردہ نمبر 90.76% نصرت جہاں اکیڈمی بوائز نصر بلاک

تقسیم انعامات کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں انعامات حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کی کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور اختتامی دعا کرائی۔ دعا کے بعد سبزہ زار دفاتر انصاراللہ میں احباب اور ہال میں خواتین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

اسی کے نور سے

یہ چاہتوں کے صحیفے اتارتا ہے وہی
دلوں میں نقش محبت ابھارتا ہے وہی

اسی کے نور سے ہے زندگی میں حسن و جمال
ہماری زیست کی راہیں اجالتا ہے وہی

وہ اپنے فضلوں سے کرتا ہے باثمر ہم کو
ہماری سوچ کے دھارے سنوارتا ہے وہی

وہی تو دیتا ہے قلب و نظر کو فکر و شعور
خیال و خواب کی دنیا نکھارتا ہے وہی

ہر امتحان میں کرتا ہے سرفراز ہمیں
مصیبتوں میں دکھوں سے نکالتا ہے وہی

کچھ ایسے کرتا ہے اپنوں کے درد کا درماں
غموں کے دور میں ان کو سنبھالتا ہے وہی

وہ بخشتا ہے دلوں کو عجیب لطف و سرور
نگاہ لطف و کرم سے نوازتا ہے وہی

عبدالصمد قریشی

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاءالاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ہر احمدی عورت اور ہر احمدی مرد کو اس اہم بات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ احمدی ہونے کے بعد ہماری ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود کی طرف دیکھیں کہ وہ ہمیں کیا بنانا چاہتے ہیں

ہمارے ہر عمل اور قول کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہونا چاہئے تا کہ اس دنیا سے ہی جنت کی زندگی شروع ہو جائے

اگر ایک حقیقی احمدی عورت بننا ہے تو اُس چادر کو اوڑھیں جو تقویٰ کی چادر ہے، جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہے، جو آپ کی حیا کی حفاظت کرنے والی ہے

قرآن مجید، احادیث نبویہؐ اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں اہم نصائح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ ہالینڈ کے موقع پر مستورات سے خطاب فرمودہ 19 مئی 2012ء بمقام نن سپیٹ۔ ہالینڈ

اللہ تعالیٰ نے ایک مومن مرد اور مومن عورت کو جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے یا جو خصوصیات ایک مومنہ یا مومن کی ہونی چاہئیں، اُن کا کچھ بیان ان آیات میں ہوا جو شروع میں آپ کے سامنے تلاوت کی گئی تھیں۔ ان باتوں کی مختصر وضاحت آخر میں کروں گا۔ پہلے مَیں قرآن کریم کے حوالے سے ہی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم میں اور بھی کئی جگہ نیکیوں کے کرنے کا حکم دے کر، اُن کی طرف توجہ دلا کر، اعمالِ صالحہ بجا لانے کی تلقین کر کے پھر فرمایا ہے کہ جو اس کے مطابق اپنی زندگی گزارے گا وہ اس دنیا میں بھی اور اُخروی زندگی میں بھی، مرنے کے بعد بھی خدا تعالیٰ کے انعامات کا حقدار ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انسان کے ہر عمل کی جزا ضرور دیتا ہے لیکن بعض آیات میں یہ تنبیہ بھی کر دی کہ برے اعمال اور نافرمانیوں کی سزا بھی ملتی ہے۔ جس طرح جزا اور انعام ملنے میں کسی مرد اور عورت کی تخصیص نہیں ہے، کوئی فرق نہیں ہے، اسی طرح سزا ملنے میں بھی کوئی تخصیص نہیں ہوگی، کوئی فرق نہیں ہوگا۔ جو کوئی جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔

پس اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام جہاں ایک مومنہ اور مومن کے لئے خوشی اور راحت کا سامان پیدا کرتا ہے وہاں خوف پیدا کرنے والا بھی ہے اور خوف پیدا کرنے والا ہونا چاہئے کہ جہاں یہ جزا ہے، انعامات ہیں، وہاں سزا بھی ہے تا کہ ایک مومن، انسان ہر وقت اپنے عمل پر نظر رکھے اور ایسے عمل کرے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا باعث بنے اور ایک احمدی عورت اور مرد کے لئے تو اور بھی زیادہ توجہ کا مقام ہے کہ ہم اس زمانے کے امام کو ماننے والے ہیں جس نے کھول کھول کر ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے اور ہم نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر یہ عہدِ بیعت کیا ہے کہ ہم قرآنِ کریم کی تعلیم پر ہمیشہ عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ جو شرائطِ بیعت ہیں اُن کی چھٹی شرط یہ ہے کہ قرآنِ کریم کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریں گے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 159 اشتہار ’’تکمیل تبلیغ‘‘ اشتہار نمبر 51)

اب یہ عہد جس طرح مَردوں نے کیا ہے احمدی عورتوں نے بھی کیا ہے۔ قرآنِ کریم کی حکومت صرف اس طرح تو قبول نہیں ہوگی کہ ہم کہہ دیں کہ الحمدللہ! ہم قرآنِ کریم کو خدا کا کلام سمجھتے ہیں۔ ہم نے اپنے بچوں کو قرآنِ کریم پڑھا دیا۔ ایک دفعہ آمین کروا لی ہے۔ ہم یہ اللہ تعالیٰ کا کلام سمجھتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور جو آخری شرعی کتاب ہے اور اس کے بعد ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اس کے بعد اور کوئی شرعی کتاب نازل نہیں ہو سکتی کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرما دیا ہے اس شرعی کتاب کے نازل ہونے کے بعد دین کامل ہو گیا اور تمام روحانی نعمتیں اور دینی تعلیمات اپنی تمام تر خوبصورتی کے ساتھ اس قرآن کریم میں بتا دی گئیں۔ یقیناً اس بات پر یقین کرنا اور یہ اعتقاد رکھنا ہر ایک مومنہ اور مومن کے لئے ضروری ہے لیکن قرآنِ کریم کی حکومت اُس وقت ہم میں سے ہر ایک چاہے وہ مرد ہے یا عورت اپنے سر پر قبول کرنے والا بنے گا، جب قرآنِ کریم کے احکامات کو تلاش کر کے اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا۔ حضرت مسیح موعود نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جو قرآنِ کریم کے سات سو حکموں پر عمل نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(ماخوذ از کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

آپ نے فرمایا بیشک تم بیعت میں تو شامل ہو گئے ہو، تم نے یہ بھی مان لیا کہ جو مسیح و مہدی آنے والا تھا وہ آ گیا ہے۔ بیشک یہ بھی مان لیا کہ اس مسیح و مہدی کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ارشاد میں نبی کا قرار دیا ہے لیکن حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں (اُس کا خلاصہ یہ ہے) کہ میری جماعت کا معیار اللہ تعالیٰ نے بہت اونچا رکھا ہے اور وہ اونچا معیار جیسا کہ بیان ہوا ہے، یہ ہے کہ قرآنِ کریم کے تمام حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود کے ذریعے ایسی جماعت قائم کرنا چاہتا ہے جس کا اوڑھنا بچھونا خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہر عورت کو بھی اور ہر مرد کو بھی، ہر جوان کو بھی اور ہر بوڑھے کو بھی کہ وہ کس حد تک اپنے اعمال کو اُس معیار کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہا ہے جو ایک مومنہ اور مومن کے ہونے چاہئیں۔ کس حد تک ہم اُن اعمالِ صالحہ کو بجا لانے کی کوشش کر رہے ہیں جن کا ذکر قرآنِ کریم میں ہوا ہے۔

پس ہر احمدی عورت اور ہر احمدی مرد کو اس اہم بات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ احمدی ہونے کے بعد ہماری ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود کی طرف دیکھیں کہ وہ ہمیں کیا بنانا چاہتے ہیں۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ دین کے ساتھ دنیا جمع نہیں ہو سکتی۔ ہاں خدمتگار کے طور پر تو بیشک ہو سکتی ہے لیکن بطور شریک کے ہرگز نہیں ہو سکتی۔ یہ کبھی نہیں سنا گیا کہ جس کا تعلق صافی اللہ تعالیٰ سے ہو وہ ٹکڑے مانگتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ تو اس کی اولاد پر بھی رحم کرتا ہے۔‘‘ پھر آپ نے فرمایا کہ:

’’ہماری جماعت میں وہی شریک سمجھنے چاہئیں جو بیعت کے موافق دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہیں۔ جب کوئی شخص اس عہد کی رعایت رکھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف حرکت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو طاقت دے دیتا ہے‘‘۔ پھر فرماتے ہیں کہ: ’’صحابہؓ کی حالت کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے ان کو پاک صاف کر دیا‘‘۔ فرمایا کہ ’’خوب یاد رکھو کہ جس جماعت کا قدم خدا کے لیے نہیں اس سے کیا فائدہ؟‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 320۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس حضرت مسیح موعود صحابہ جیسی پاکی اور صفائی ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ صرف مرد صحابہ نے یہ پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا نہیں کیں بلکہ صحابیات نے بھی یہ پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کیں۔ ایک انقلاب اپنے اندر پیدا کیا۔ اپنی عبادتوں کے معیار ایسے بلند کئے کہ راتیں گھنٹوں عبادت میں گزارنے لگیں۔ جب دیکھا کہ مردوں کو جہاد کا ثواب ہم سے زیادہ مل رہا ہے، اُن کے قدم ہم سے بڑھ رہے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہ ہم اپنے مردوں کے گھروں کی حفاظت کرتی ہیں، اُن کے بچوں کی نگہداشت کرتی ہیں، کیا ہمارے فعل ہمیں مَردوں کے برابر کھڑا کر سکیں گے؟ آپؐ نے فرمایا کہ کیوں نہیں! یقیناً تمہیں بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ جن کاموں کے لئے تم بنائی گئی ہو یا جو ذمہ داریاں تم پر ڈالی گئی ہیں اُن کا حق ادا کرنے، اُن کو خوبصورتی سے سرانجام دینے پر تم اُتنا ہی ثواب کا حقدار ٹھہرو گی جتنا ایک جہاد کرنے والا مرد۔

(الجامع لشعب الایمان للبیهقی باب الستون من شعب الایمان وهو اب فی حقوق الاولاد والاهلین ......جلد 11 صفحہ 178-177 حدیث 8369 مطبوعہ مکتبۃ الرشد ناشرون ریاض 2004ء)

پس یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور اس زمانے میں تو جہاد کی صورت بھی بدل گئی ہے۔ اب

تو ہر عورت اُس جہاد میں شامل ہو سکتی ہے جو مرد بھی کرتے ہیں اور وہ ہے دعوت الی اللہ کا جہاد جو باہر رہ کر کرنا ہے۔ جو نفس کا جہاد ہے وہ تو ہر ایک نے کرنا ہی ہے۔ ایک دعوت الی اللہ کا جہاد ہے جو ہر ایک اپنے اپنے ماحول میں کر سکتا ہے۔ عورتیں بھی دعوت الی اللہ کر سکتی ہیں تا کہ دعوت الی اللہ کر کے دنیا میں زیادہ سے زیادہ (دین حق) کا پیغام پہنچائیں۔

پس اللہ تعالیٰ تو ہر ایک کو جو بھی کوئی نیک کام کرے گا یہ ثواب دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کبھی بغیر جزا کے نہیں چھوڑتا لیکن اس کا حق ادا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے نفس کی قربانی اور اعمالِ صالحہ کو ضروری قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ (-) (النّٰزعٰت: 41-42) یعنی اور جس نے اپنے رب کی شان سے خوف کیا اور اپنے نفس کو گری ہوئی خواہشات سے روکا۔ پس یقیناً جنت اُس کا ٹھکانہ ہو گی۔ یہ آیات بیان فرما کے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہشتی زندگی اور جنت جو ہے اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد چہارم صفحہ 320۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس ہمارے ہر عمل اور قول کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہونا چاہئے تا کہ اس دنیا سے ہی یہ جنت کی زندگی شروع ہو جائے۔ یاد رکھیں یہ جنت کی زندگی جو ہے یہ دنیا میں پڑنے سے نہیں ہوتی بلکہ دین کے ساتھ وابستہ رہنے سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ دنیا تمہاری خدمتگار کے طور پر ہو۔ دنیا تمہاری نوکر ہو۔ دنیا تم پر حاوی نہ ہو بلکہ تم دنیا پر حاوی ہو جاؤ۔ تم دنیا کو اپنے پیچھے چلانے والی بنو، نہ کہ خود دنیا کے پیچھے چلنے والی بن جاؤ۔

یہی اصول تھا جسے صحابہ نے اور صحابیات نے اپنے سامنے رکھا۔ اُن کے سامنے بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی صورت میں ہر قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرنے اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھنے کا ایک عملی نمونہ تھا جس کا اعلیٰ ترین معیار ہونے کا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ان الفاظ میں اعلان فرمایا ہے اور ہمیں تلقین کی ہے کہ اس کو اپناؤ کہ (-) (سورۃ الاحزاب 22)۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول میں ایک کامل نمونہ ہے۔ وہ جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت کے ملنے کی امید رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرتے ہیں۔ پس اس نمونے کی پیروی کرو۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ صحابہ کے سامنے یہ نمونہ تھا جو آپ کی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی صورت میں تھا اور انہوں نے اس کی پیروی کی اور نفس کی خواہشات کو مٹا دیا اور دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ وہ تاجر بھی تھے لیکن خدا تعالیٰ کا خوف رکھتے تھے۔ وہ غلام بھی تھے، لونڈیاں بھی تھیں لیکن اُن میں خدا تعالیٰ کا خوف اپنے دنیاوی آقاؤں سے زیادہ تھا۔ وہ دنیا کے دوسرے کاموں میں بھی مصروف ہوتے تھے لیکن خدا تعالیٰ کو نہیں بھولتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی صحابیات بھی ویسی ہی کوشش کرتی تھیں جیسی صحابہ کرتے تھے۔ اور یہ کوشش اور قرآنِ کریم کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرنے کا نتیجہ ہی تھا کہ حضرت عائشہؓ نے وہ مقام حاصل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''آدھا دین عائشہ سے سیکھو''۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح کتاب المناقب باب مناقب ازواج النبیؐ ...... الفصل الثالث جلد 11 صفحہ 338 دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

اور آپ مردوں کے لئے نمونہ بن گئیں۔ اس طرح کئی صحابیات نے ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو مردوں سے آگے نکل جانے والا فرمایا۔ آج بیشک وہ انسانِ کامل تو ہم میں موجود نہیں ہے جنہوں نے مُردوں کو زندہ کر دیا تھا اور اپنے عملی نمونے اور قوتِ قدسی سے ایک انقلاب برپا کر دیا تھا لیکن وہ آخری شرعی کتاب، وہ کامل و مکمل شریعت قرآنِ کریم کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ اور سنّت ہمارے سامنے موجود ہے۔ آپ اب تا قیامت زندہ رسول ہیں۔ چاہے جن کو بشری تقاضے کے تحت اللہ تعالیٰ نے وفات دے دی لیکن پھر بھی آپ کا جو اُسوہ ہے ہمارے سامنے موجود ہے اور اب یہ تا قیامت ہمارے سامنے موجود رہنا ہے۔ پس اس نمونے پر چلنے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر خُلق ہی قرآنِ کریم کی عملی تصویر تھا۔

(مسند الامام احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 144 مسند عائشہ حدیث 25108 عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس ہمارے لئے حضرت عائشہؓ نے یہی فرمایا جب اُن سے پوچھا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتائیں تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر خُلق قرآنِ کریم کی عملی تصویر تھی۔

پس ہمارے لئے کوئی بہانہ نہیں رہ گیا، کوئی راہِ فرار نہیں ہے کہ ہم کس طرح اُس اسوہ پر عمل کریں جو زندہ صورت میں ہم میں موجود نہیں ہے۔ اور پھر اس زمانے میں یہ دیکھیں کہ قرآنِ کریم کی حکومت ہمارے سروں پر قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجا ہے اور یہ تمام احکام اس طرح کھول کر آپ نے ہمارے سامنے رکھ دیئے ہیں کہ اس کے سوا اب اور کوئی چارہ نہیں کہ مسیح موعود کی جماعت سے منسوب ہو کر ہم ان قرآنی احکامات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں اور نہ صرف اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں۔ اس اسوہ کو جاری رکھیں بلکہ اپنی نسلوں میں بھی جاری کرنے کی کوشش کریں کیونکہ نسلوں کی ذمہ داری عورت پر ڈالی گئی ہے۔

مائیں جب اپنے بچوں کو اپنا مقام قرآن و حدیث کے حوالے سے بتاتی ہیں تو اُس کا حق ادا کرنے والا بھی بننا ہو گا۔ عورت کے قدموں کے نیچے جب جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ تو ہر عورت اس جنت کی ضامن نہیں بن گئی۔ جنت کی ضمانت دینے والی عورت دنیاوی کھیل کود میں پڑنے والی عورت نہیں ہے۔ دنیاوی اور ذاتی خواہشات کی تکمیل کرنے والی عورت نہیں ہے بلکہ وہ عورتیں وہ ہیں جو قرآنی احکامات پر عمل کرنے والی ہوں۔ وہ بھی تو عورت تھی جس کی زبان اُس کے بیٹے نے اس لئے کاٹ لی تھی کہ اگر یہ میری صحیح تربیت کرتی، بچپن سے ہی میرے ہر برے کام کو ماں کی ممتا کا نام دے کر لاڈ پیار سے ٹال نہ دیتی تو آج یہ بیٹا برے کام سیکھ کر ڈاکو اور قاتل نہ بن جاتا اور پھانسی کے تختے پر نہ پہنچتا۔ پس جو مائیں اپنے بچوں کی تربیت نہیں کرتیں، اگر اُن کے بچے اُن کی زبان کاٹ کر دنیا کو یہ نہیں بھی بتاتے کہ میرا گناہ کی طرف اُٹھنے والا ہر قدم جو ہے وہ میری ماں کی بری تربیت کا نتیجہ ہے تب بھی زمانے کو، دنیا کو ایسے بچوں کی حرکتوں کا پتہ لگ جاتا ہے۔ دین سے دور جانے کی وجہ سے پتہ لگ جاتا ہے۔ ماں باپ کا ادب اور احترام نہ کرنے کی وجہ سے پتہ لگ جاتا ہے۔ غلط قسم کے لوگوں میں بیٹھنے کی وجہ سے پتا لگ جاتا ہے کہ ان بچوں کی اس تربیت پر عموماً گھر کے ماحول کا اثر ہے، ماں کی تربیت کی کمی کا اثر ہے۔ زیادہ لاڈ پیار کا اثر ہے۔ پس احمدی مائیں جو اس ماحول میں رہ رہی ہیں بچپن سے ہی اپنے بچوں کے لئے وہ ماں بن کر دکھائیں جو اُنہیں ہر برے بھلے کی تمیز کر کے دکھانے والی ہو۔ اُنہیں دین سے جوڑنے والی ہو۔ اُن کے دلوں میں خلافت سے محبت اور احترام کا تعلق پیدا کرنے والی ہو۔ اُن میں سچائی کے اعلیٰ ترین معیار قائم کرنے والی ہو۔ ہم میں سے اکثر اچھے اخلاق سیکھنے سکھانے کی باتیں کرتے ہیں۔ قرآنِ کریم کے حکم قولِ سدید یعنی ایسا سچ جو اعلیٰ ترین معیار کا سچ ہو جس میں کوئی ایچ پیچ نہ ہو وہ اپنانے کی باتیں کرتے ہیں، اُس نیک بچے کی مثال تو دیتے ہیں جس نے ماں کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ڈاکوؤں کو سچائی سے کام لیتے ہوئے اپنی چھپی ہوئی اشرفیوں کے بارے میں بتا دیا تھا اور اپنے نقصان کی کچھ بھی پرواہ نہیں کی تھی اور سچائی کو دنیا کی ہر دولت پر ترجیح دی تھی۔ (ماخوذ از غنیۃ الطالبین اردو، مترجم مولانا سید عبدالدائم صفحہ 12 سوانح حیات حضور محبوب سبحانی، ایک غیبی واقعہ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی) لیکن اپنے جائزے لیں اور دیکھیں کہ کتنی مائیں ایسی ہیں جو وقت آنے پر خود بھی سچ کے اس معیار پر عمل کرنے والی ہیں۔ یہ عذر نہیں ہونے چاہئیں کہ آپ ہمیں نصیحت کرتے ہیں لیکن فلاں عہدیدار کی سچائی کا معیار بھی ایسا نہیں ہے۔ میں اگر کوئی بات کہتا ہوں تو ہر ایک کے لئے کہتا ہوں۔ دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہنا کہ تمہارے جھوٹ کو میں اس لئے معاف کر دیتا ہوں کہ فلاں عہدیدار بھی جھوٹا ہے یا جھوٹی ہے۔ ہر ایک نے اپنا حساب خود دینا ہے۔ نہ ہی کبھی یہ دنیا میں ہوا ہے اور نہ کسی نے دیکھا ہے کہ بچے کی غلط تربیت کے بدنتائج اس لئے نہ نکلیں کہ فلاں عہدیدار نے یا فلاں شخص نے بھی اپنے بچے کی اچھی تربیت نہیں کی۔ یا کسی دوسرے نے اگر اچھی تربیت کی ہے تو اُس کا اثر آپ کے بچوں کی تربیت پر نہیں پڑے گا۔

پس ہمارے لئے اسوہ حسنہ کوئی دوسرا شخص نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور پھر جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کے صحابہ اور صحابیات ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ اور صحابیات وہ ستارے ہیں جو ہمیں راستہ دکھانے والے ہیں۔

(جامع الاصول فی احادیث الرسولؐ لابن الاثیر جزری جلد 8 صفحہ 422 الباب الرابع فی فضائل الصحابۃ، الفصل الاول فی فضائلھم مجملا...... حدیث نمبر 6369 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2009ء)

اور پھر اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق و عاشقِ صادق کی وہ ذات ہیں جو ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ پس ہم نے ان لوگوں کے پیچھے چلنا ہے۔ پھر خلافت کا جاری نظام ہے جو رہنمائی کرنے والا ہے۔ پس کسی دوسرے شخص کو ہم نے نہیں دیکھنا۔ ان چیزوں کو ہم نے دیکھنا ہے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو (دینی) تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی ہے۔ پس ہر عورت کی ان باتوں کی طرف نظر ہونی چاہئے۔ جب یہ ہو گا تو پھر یقیناً آپ میں سے ہر ایک وہ ماں ہو گی جس کے پاؤں کے نیچے جنت ہے جو اپنے بچوں کی جنت کی ضمانت ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ: ''اس زمانے کا حصنِ حصین میں ہوں''۔

(فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 34)

یعنی وہ مضبوط قلعہ ہوں جس کے ساتھ تعلق جوڑ کر تم اپنے آپ کو محفوظ کر سکتے ہو اور یہ تعلق اُسی صورت میں جُڑ سکتا ہے یعنی حقیقی تعلق جو ہمیں تمام آفات سے بچا سکتا ہے جب ہم دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے آپ کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں گے۔ یہ بدقسمتی ہے اُن لوگوں کی جو کہتے ہیں کہ ہم احمدی تو ہیں لیکن ہم اپنی مرضی کریں گے یا کریں گی۔ اگر اپنی مرضی کرنی ہے تو پھر اس مضبوط قلعے میں داخل ہونے والی نہیں سمجھی جائیں

گی۔ پس اگر آپ اپنے آپ کو محفوظ رکھنا چاہتی ہیں، اپنی اولاد کو محفوظ رکھنا چاہتی ہیں، اپنے گھروں کو محفوظ رکھنا چاہتی ہیں تو اُن تمام باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں، اور جن کو اس زمانے میں کھول کر حضرت مسیح موعود نے ہم تک پہنچایا ہے۔ اس مضبوط قلعے میں داخل ہونے کے لئے اپنے نفس کی قربانی دینی ہوگی۔

ان ملکوں میں آ کر سب سے پہلا بد اثر جو عورتوں پر پڑتا ہے وہ عموماً پردوں کا اُترنا دیکھا ہے۔ پردہ قرآنی حکم ہے۔ یہ کوئی ایسا حکم نہیں ہے جس کے بارے میں عورتوں کو یہ چھوٹ دے دی گئی ہو کہ کرنا ہے تو کرو، نہیں کرنا تو نہ کرو۔ بلکہ بڑا واضح حکم ہے کہ اپنے سر کو ڈھانکو، اپنے چہرے کو ڈھانکو، اپنے سینے کو ڈھانکو۔ پس جو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ قرآنِ کریم کے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ یہ احساسِ کمتری ہے ہر اُس عورت میں جو سمجھتی ہے کہ میں نے پردہ کیا تو میں اس ماحول میں سموئی ہوئی نہیں لگوں گی، اس میں جذب نہیں ہوسکوں گی۔ مجھے لوگ کیا کہیں گے؟ لوگ میرا انداق اُڑائیں گے۔ اگر ایک حقیقی احمدی عورت بننا ہے تو اس احساس کمتری کی چادر کو اُتارنا ہوگا جو آپ کی حیا کو ننگا کر رہی ہے، جو آپ کے تقویٰ کا لباس آپ سے اتار رہی ہے اور اُس چادر کو اوڑھیں جو تقویٰ کی چادر ہے جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہے، جو آپ کی حیا کی حفاظت کرنے والی ہے، جو آپ کی ایک حیثیت دنیا میں قائم کرنے والی ہے اور دنیا کے سامنے رکھنے والی ہے۔ پس یہ سوچ لیں کہ آپ نے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے یا دنیا کو راضی کرنا ہے۔ دو باتوں میں سے ایک فیصلہ کرنا ہوگا۔ اگر دنیا والوں کو راضی کرنا ہے تو پھر اس زمانے کے حصنِ حصین سے تو آپ باہر آ گئیں، اُس مضبوط قلعے سے آپ باہر آ گئیں۔ اور جب باہر آ گئی ہیں تو پھر آپ نہ اپنے دین کی حفاظت کی ضامن ہیں، نہ اپنے بچوں کے دین کی حفاظت کی ضامن ہیں۔ جیسا کہ میں نے ابھی کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود نے تو اپنی جماعت میں اُن کو شامل کیا ہے جو قرآنِ کریم کے تمام حکموں پر چلنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔ پس اس کے لئے اس تلاوت کے الفاظ پر غور کریں جو آپ کے سامنے کی گئی ہے۔

اب مَیں اس کی مختصر وضاحت کر دیتا ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ نے وہ تمام خصوصیات بیان فرمائی ہیں جو اس تلاوت میں بیان ہوئی ہیں کہ اگر یہ خصوصیات ہوں گی تو آخر میں پھر فرمایا کہ ایسی عورتوں اور مردوں سے مغفرت کا سلوک کیا جائے گا۔ اگر ہم میں سے ہر ایک کوشش کر کے ان خصوصیات کو اپنانے کے لئے کوشاں ہوگا تو بشری تقاضے کے تحت جو غلطیاں اور کوتاہیاں اور کمیاں ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ اُنہیں معاف کر دے گا اور اُن کے بدنتائج سے محفوظ رکھے گا۔ اگر اپنی پوری کوشش سے خود بھی دین پر قائم ہیں اور اپنے بچوں کو بھی قائم رکھنے کی کوشش کر رہی ہیں تو اللہ تعالیٰ باقی سامان خود کر دے گا۔ اور اس نیک نیتی کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ زمانے کے بداثرات سے آپ کو بھی محفوظ رکھے گا اور آپ کی اولاد کو بھی محفوظ رکھے گا اور نہ صرف محفوظ رکھے گا بلکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بھی ایسے مومن مرد اور عورتیں ہوں گی۔ یہ دس خصوصیات جو ایک مومنہ اور مومن میں ہونی چاہئیں جن کا حامل تمام نیکیوں کو اپنانے والا بن جاتا ہے اور تمام برائیوں سے بچنے والا ہو جاتا ہے، اُن کا مختصر بیان جیسا کہ مَیں نے کہا تھا مَیں کرتا ہوں۔

پہلی بات جو بیان کی گئی ہے ...... قبول کرنے کی ہے، کیونکہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے جو انسان کی نجات کا ذریعہ بن سکے۔ پس روحانی ترقی کا پہلا قدم، پہلا زینہ ...... اور ...... میں شامل ہونا ہے۔ یعنی دماغی اور ذہنی طور پر مان لینا کہ ...... ہی سچا مذہب ہے۔ اس کو قبول کرنا اللہ تعالیٰ تک لے جا سکتا ہے۔ پھر جب ایک ...... عورت اور مرد نے، ایک ...... لانے والے نے اس بات کو تسلیم کر لیا تو پھر اگلا قدم مومنین اور مومنات میں شمار ہونا ہوگا۔ یعنی پھر ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ (دین حق) اس لئے قبول نہیں کیا کہ مذہب ایسا لگتا ہے جس میں عقل کی باتیں نظر آتی ہیں یا خاوند نے یا کسی رشتہ دار نے (دین حق) قبول کر لیا ہے یا احمدی ہو گیا ہے تو ہم بھی ساتھ ہو گئیں۔ نہیں صرف اتنا کافی نہیں بلکہ ذاتی تجربات کی وجہ سے ایمان میں ترقی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، آپ کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود سے تعلق اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا ہو اور جب یہ تعلق ہو گا تو پھر ایک (مومن) قانتین اور قانتات میں یعنی مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرنے والا شمار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کیا ہیں؟ وہی جو قرآنِ کریم میں بیان ہوئے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔ مَیں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ قرآنِ کریم کی حکومت کو بکلّی طور پر قبول کرنا، اُس کے ہر حکم کو ماننا۔

کل مَیں نے خطبے میں بیان کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ایک آدھ خُلق نہیں اپنانا، ایک آدھ حکم پر عمل نہیں کرنا بلکہ حقیقی متقی وہ ہوتا ہے جو ہر حکم پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور یہ قبول کرنا جو ہے یہ صرف مجبوری کی وجہ سے نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ سے محبت کی وجہ سے ہو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 680۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پھر اگلی حالت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ صادق بنو۔ اُن لوگوں میں شمار ہو جو صادقین اور صادقات کہلاتے ہیں۔ یہ حالت کن کی ہوتی ہے؟ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو سچائی پر قائم ہوتے ہیں اور سچائی کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہوتے ہیں اور نہ صرف تیار ہوتے ہیں بلکہ جب مشکلات کا دور آئے تو سچوں کی طرح ان مشکلات سے سرخرو ہو کر نکلتے ہیں۔ کوئی منافقت اُن میں نہیں ہوتی، اُن کا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوتا ہے۔ آپ نوجوان بچیاں بھی اور عورتیں بھی یہاں (بیت) میں آتی ہیں۔ جس طرح کا حیا دار لباس اور پردہ آپ کا یہاں ہوتا ہے، یہ دیکھیں کہ کیا بازاروں میں، سڑکوں پر پھرتے ہوئے بھی یہی معیار آپ نے اپنایا ہوا ہے یا جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں، دنیا کا پیار یا دنیا کی نظر آپ کو اس سچائی کے اظہار سے روک تو نہیں رہے؟ اگر تو یہ روک رہے ہیں، اگر دنیا کے مقابلے میں کسی بھی (بیت) حکم کو آپ پیچھے کر رہی ہیں تو پھر صادقات میں شمار نہیں ہوتا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان خصوصیات کی حامل کو صبر کا بھی مظاہرہ کرنا چاہئے۔ صبر سے ہی استقامت پیدا ہوتی ہے اور ایمان اور یقین میں انسان ترقی کرتا ہے۔ یہ دیکھیں کہ آپ کے اس صبر کا ہی نتیجہ ہے جو آپ میں سے اکثر نے پاکستان میں دکھایا ہوا ہے اور اپنے ایمان کی حفاظت کی تھی کہ آپ آج یہاں آزادی سے بیٹھی ہیں اور دین پر جس طرح چاہیں عمل کر سکتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس انعام کی قدر کریں اور اس دنیا داری کے ماحول میں دین کے معاملہ میں کسی دنیا دار کی بات کو اہمیت نہ دیں اور صبر سے اپنی روایات اور تعلیمات پر قائم رہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ملنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو صبر کرتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے اندر عاجزی پیدا کرو۔ یہ ایک ایسا خلق ہے جس کا اظہار معمولی چیز نہیں ہے۔ کسی بات کا فخر اور اَنا عاجزی کے خلق کو کھا جاتی ہے۔ پس کبھی کوئی فخر اور اَنا نہیں ہونی چاہئے۔ ایمان میں کامل ہونے کے لئے عاجزی ہونا بہت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ ''تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں۔''

(تذکرہ صفحہ 595 ایڈیشن چہارم 2004ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس اگر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے تو عاجزی کی راہ اختیار کرنی ہوگی۔

پھر اس کے بعد صدقہ کا ذکر ہے۔ اس خصوصیت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے بہت سے مرد اور عورتیں قائم رکھے ہوئے ہیں لیکن پھر بھی اس طرف توجہ کریں۔ ان ملکوں میں رہنے والے جن کی مالی حالت اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بہتر کر دی ہے، اپنے غریب بھائیوں کی ضرورت کا خیال رکھیں۔ جماعتی طور پر بھی یتامیٰ اور طلباء اور مریضوں کا خیال رکھا جاتا ہے اس کے لئے مدد کرنی چاہئے۔ وہاں آپ لوگوں کو چندہ دینا چاہئے۔

پھر روزہ رکھنے والوں کا ذکر ہے۔ یہ بھی ایک ایسا کام ہے جو روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ میں نے نفلی روزوں کی جو تحریک کی تھی تو نفلی روزوں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ اس طرف اپنے گھروں میں توجہ دیں۔ اپنے خاوندوں کو توجہ دلائیں۔ اپنے جوان بچوں کو توجہ دلائیں اور خاص طور پر پاکستان اور اُن ملکوں میں جہاں جماعت کے افراد پر تنگیاں وارد کی جاتی ہیں اُن کے لئے بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ نے جو آپ کے لئے سکون کے سامان پیدا فرمائے ہیں تو اُن لوگوں کے لئے بھی یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں بھی امن وسکون نصیب فرمائے۔

پھر فرمایا (-) یعنی ہر ایسی چیز جس سے گناہ کا خیال دماغ میں آنے کا احتمال ہو اور جو گناہ کی طرف راغب کرے اُس سے اپنی حفاظت کرنے والے وہی ہیں جو حقیقی مومن ہو سکتے ہیں۔ اس سے مراد صرف ظاہری زنا نہیں ہے کہ اس سے بچو بلکہ کان، آنکھ، منہ جن سے بری باتیں ایک انسان سنتا اور دیکھتا اور کرتا ہے، جن سے ذہن میں بیہودہ اور لغو خیالات پیدا ہو جاتے ہیں یا لغو خیالات پیدا کرنے والا بن سکتا ہے، اس سے بچنے کا حکم ہے۔

پس آجکل جو بیہودہ ٹی وی پروگرام بھی ہوتے ہیں، خاص طور پر ان ملکوں میں تو کھلے عام ہے یا انٹرنیٹ پر جو لغویات آتی ہیں، یا خود بعض فیس بک (Face Book) کے ذریعہ سے لغویات میں ملوث ہو جاتے ہیں یا چیٹنگ (Chating) وغیرہ کے ذریعے سے اپنے رابطے کرتے ہیں یا کرتی ہیں خاص طور پر نوجوان لڑکے اور لڑکیاں، اُن کو اپنی حفاظت کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ بلکہ کئی شادی شدہ گھر بھی اس لئے برباد ہوتے ہیں کہ مردوں کو یا عورتوں کو ان پروگراموں میں دلچسپی ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ گھریلو سکون برباد کرتی ہے۔ میاں بیوی کی ناچاقیاں ہوتی ہیں۔ پھر اولاد پر اس کا اثر پڑتا ہے اور نہ صرف یہ کہ گھر ٹوٹتے ہیں بلکہ نسلیں برباد ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے ہی بتا دیا ہے کہ ان چیزوں سے اپنی حفاظت کرو اور ان لغویات میں پڑنے کی بجائے اُس عظیم مقصد کو حاصل کرو جو انسان کی پیدائش کا مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر رکھو۔ اُس کی عبادت کرو۔ ذاکرین اور ذاکرات میں اپنے آپ کو شامل کرو تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث تم بنتے چلے جاؤ گے۔ پس ہر احمدی مرد اور عورت کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے

فضلوں کا اپنے آپ کو وارث بنا رہے ہیں۔ ورنہ یاد رکھیں کہ عورت بھی اپنے دائرے میں گھر کی نگران ہے اور مرد بھی اُس سے زیادہ وسیع دائرے میں گھر کا نگران ہے اور نگرانی کے فرائض کا حق ادا نہ کرنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ پوچھے گا۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ ہر احمدی عورت اور مرد کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ خوش فہمی کے جائزے نہ لیں۔ دوسروں کی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے جائزے نہ لیں کہ فلاں سے میں بہتر ہوں۔ فلاں میں یہ کمزوری ہے اور مجھ میں نہیں ہے۔ قرآنِ کریم کے احکامات کو سامنے رکھتے ہوئے جائزے لیں کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے، تبھی حقیقی مومنات کہلا سکیں گی۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے اس وقت ایک صادق کو بھیج کر چاہا ہے کہ ایسی جماعت تیار کرے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 402۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ محبت اسی وقت ہوگی جب ہم اللہ تعالیٰ کے کلام کو پڑھ کر اُس پر عمل کر کے اُسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''جماعت کو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 6۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس اس بات پر ہمیشہ غور کرتے رہیں کہ کس قسم کا نمونہ ہم نے بننا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی عورت اور مرد کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ اُس کے مطابق چلنے والے ہوں جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے، جو اُس کا رسول ہم سے چاہتا ہے، جو اس زمانے کا امام ہم سے چاہتا ہے اور ہم میں سے ہر ایک (دین) کی حقیقی تصویر بن کر (دین) کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلانے والا بن جائے۔ ہم دنیا کو اپنے اوپر حاوی کرنے والے نہ ہوں، بلکہ دنیا ہماری خادم اور غلام بن جائے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اب دعا کر لیں۔

ماخوذ

وکی لیکس ویب سائٹ کا تعارف

جولین اسانج

دورِ جدید کی اہم ترین ایجاد کمپیوٹر کو کہا جاسکتا ہے۔ جس کی بدولت معلومات اور تفریح کا حصول انسان کی انگلیوں پر ناچتا دکھائی دیتا ہے۔ برقی ذرائع اطلاعات میں اپنی برق رفتار اثر پذیری کے سبب کمپیوٹر کا شعبہ انٹرنیٹ کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ چشم زدن میں ہمہ گیر معلومات کا حصول انٹرنیٹ کا طرہ امتیاز کہا جاسکتا ہے۔ اسی ہمہ گیریت کے باعث زندگی کا شاید ہی کوئی ایسا شعبہ باقی بچا ہو جو انٹرنیٹ سے استفادہ نہ کر رہا ہو۔ انٹرنیٹ سے فوائد حاصل کرنے والے ان شعبوں میں ایک نہایت اہمیت کا حامل شعبہ صحافت کا بھی ہے، جو اب انٹرنیٹ کے استعمال کے بغیر ادھورا سمجھا جاتا ہے۔ شعبہ صحافت ہی کے کچھ ایسے سرپھرے افراد نے جو کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے استعمال پر مکمل دسترس رکھتے ہیں، انٹرنیٹ کا ایک اچھوتا اور منفرد استعمال ''وکی لیکس'' (Wikileaks) ویب سائٹ یا ''برقی ڈائری'' کی شکل میں کیا ہے۔ وکی لیکس کی جانب سے انٹرنیٹ پر رکھی جانے والی خفیہ دستاویزات نے برقی یا کاغذی صحافت میں روایتی سنسرشپ کی قدیم روایات کو ہلا کر رکھ دیا ہے، کیونکہ یہ وہ دستاویزات یا عکس بندیاں (Videos) ہیں جو سنسرشپ کی روایتی پالیسیوں کے تحت سرکاری اداروں یا نجی دفاتر میں دفنا دی گئی تھیں۔

وکی لیکس: تعارف

وکی لیکس بنیادی طور پر ایک بین الاقوامی ادارہ ہے جس کا منتہائے نظر ایسی اہم دستاویزات کو منظر عام پر لانا ہے جو کسی بھی وجہ سے دنیا کی آنکھوں سے اوجھل کر دی گئی ہیں یا اہمیت کی حامل ہونے کے باوجود سرکاری یا نیم سرکاری اداروں میں بے نام قرار دے کر داخل دفتر کر دی گئیں۔ دوسرے معنوں میں وکی لیکس کا اولین ہدف معلومات تک رسائی کے لئے آزادانہ طریقہ کار وضع کرنا ہے۔

اس مقصد کے لئے وکی لیکس نے 2006ء میں اپنی ویب سائٹ کا اجراء کیا جس کی ملکیت امریکی ادارے ''سن شائن پریس'' کے پاس ہے۔ اپنے اجراء کے ابتدائی سال ہی میں ویب سائٹ کے ڈیٹا بیس پر بارہ لاکھ دستاویزات کی موجودگی وکی لیکس ویب سائٹ کی اہمیت کو واضح کرتی ہے اور یہ ان صحافیوں کی جانب سے اعتماد کا اظہار بھی ہے جنہوں نے مختلف ذرائع سے سینسر شدہ یا متروک قرار دیا گیا مواد انٹرنیٹ سے حاصل کیا اور وکی لیکس ویب سائٹ پر بھیج کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس کوشش میں اہم کردار چین، امریکہ، تائیوان، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور کئی یورپین ممالک کے ترقی پسند صحافیوں اور دانشوروں کا ہے۔ امریکہ کے اخبار ''نیویارک ٹائمز'' کی 7 جون 2010ء کی اشاعت کے مطابق وکی لیکس کے ڈائریکٹر آسٹریلیا سے تعلق رکھنے والے چالیس سالہ صحافی ''جولین اسانج'' ہیں۔

گزشتہ چار سال سے مصروف عمل وکی لیکس پر رکھی گئی دستاویزات کے حوالے سے کچھ اہم انکشافات کی تفصیل اس طرح ہے۔

صومالی اہلکاروں کے قتل کے احکام

وکی لیکس کی ویب سائٹ پر اول اشاعت صومالیہ کی اسلامک کورٹ یونین کے سربراہ شیخ حسن طاہر اویس سے متعلق تھی۔ دسمبر 2006ء میں ویب سائٹ نے شیخ حسن طاہر اویس کی جانب سے بھیجا گیا وہ خفیہ مراسلہ شائع کیا تھا جس میں انہوں نے سرکاری اہلکاروں کے قتل کے احکامات جاری کئے تھے۔ وکی لیکس کو یہ مراسلہ کسی نامعلوم صحافی نے ارسال کیا تھا۔ اگرچہ اس مراسلے کے مستند ہونے کے حوالے سے جولین اسانج تشویش کا شکار تھے، تاہم جلد ہی یہ بات عالمی سطح پر مستند قرار دے دی گئی اور وکی لیکس کی مقبولیت میں اضافے کا باعث بن گئی۔ تاہم، اس دستاویز کے ''اپ لوڈ'' (Upload) ہونے کے بعد وکی لیکس ویب سائٹ کو امریکہ کا حامی بھی سمجھا جانے لگا کیونکہ وکی لیکس میں شائع شدہ دستاویز کلیۃً شیخ حسن طاہر اویس کے خلاف تھی۔ واضح رہے کہ شیخ حسن طاہر اویس کو نومبر 2001ء میں امریکی صدر جارج بش نے دہشت گردوں کا حامی قرار دیا تھا، جبکہ امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے شائع کردہ دہشت گردوں کی فہرست میں بھی شیخ کا نام شامل تھا۔

گوانتاناموبے جیل مینویل

تاہم، اگلے سال 7 نومبر 2007ء کو جب وکی لیکس نے کیوبا میں واقع بدنام زمانہ گوانتاناموبے جیل کے حوالے سے خفیہ دستاویز شائع کی تو اس کی غیر جانبدارانہ پالیسی کا تاثر ابھرنے لگا۔ اس اشاعت میں وکی لیکس نے ویب سائٹ پر گوانتاناموبے جیل میں امریکی فوج کی جانب سے رائج قوانین کا ظالمانہ مینویل (Manual) اور جیل میں موجود خفیہ عقوبت خانوں کے بارے میں دنیا بھر کو آگاہ کیا تھا۔ قوانین کے اس مجموعے کا نام Camp Delta for Standard Operating Procedures تھا۔ 27 مارچ 2003ء کو جاری کئے گئے ان متشددانہ قوانین کے مجموعے پر امریکی فوج کے میجر جنرل ''جیفری ڈی ملر'' کے دستخط تھے۔ یہ وہی بدنام زمانہ میجر جنرل ہے جس کے حکم پر عراق میں ابوغریب جیل میں قیدیوں پر وحشیانہ تشدد اور تذلیل کے نت نئے طریقے آزمائے گئے تھے اور بعد ازاں اس تشدد کی تصویریں دنیا بھر میں انٹرنیٹ پر دیکھی گئیں۔ وکی لیکس ویب سائٹ پر ان جیل قوانین یا مینویل کے شائع ہونے کے بعد بین الاقوامی برادری نے گوانتاناموبے جیل کے حوالے سے سخت ردعمل ظاہر کیا اور بالخصوص بین الاقوامی تنظیم ہلال احمر نے ان قوانین کو غیر انسانی قرار دیتے ہوئے مکمل طور پر مسترد کر دیا۔ بعد ازاں یہی مواد برطانوی اخبار ''گارجین'' نے 15 نومبر 2007ء کو اخبار کی ویب سائٹ پر شائع کیا۔ پی ڈی ایف فارمیٹ میں رکھی گئی اس کمپیوٹر فائل کے 238 صفحات تھے۔

واضح رہے کہ وکی لیکس پر مینویل شائع ہونے سے قبل امریکی انتظامیہ گوانتاناموبے جیل میں کسی بھی عقوبت خانے کی موجودگی یا قوانین میں کسی بھی غیر انسانی طرز عمل کے ارتکاب سے انکاری تھی۔ تاہم اس اپ لوڈ نے امریکی فوج کے جھوٹ کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ اگلے سال دسمبر 2008ء میں وکی لیکس نے اسی جیل مینویل کا 2004ء کا ایڈیشن بھی اپنی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا اور دنیا بھر کے انسانی حقوق کے علمبرداروں کو گوانتاناموبے جیل کے وحشیانہ معیار کے بارے میں مزید آگاہ کیا۔ یاد رہے وکی لیکس کی جانب سے اس اشاعت نے گوانتاناموبے جیل بند کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔

شیخ الازہر علامہ محمود شلتوت کا فتویٰ

حضرت مسیح موعود نے دعویٰ مسیحیت کے بعد دنیائے اسلام کے سامنے جو مخصوص علم کلام پیش فرمایا اس میں نظریہ وفات مسیح کو بنیادی حیثیت حاصل تھی۔

مخالف علماء نے نہ صرف آپ پر فتویٰ کفر لگایا بلکہ بڑے زور و شور سے مسئلہ حیات مسیح کی تائید کے لئے مناظروں کا بازار گرم کر دیا اور اپنے موقف کی تائید میں پے در پے کتابیں اور رسائل شائع کرنے لگے۔ یہ علمی جنگ پوری شدت سے جاری تھی کہ 1942ء میں مشرق وسطیٰ کے بعض مسلم ممالک سے یکایک وفات مسیح کے حق میں ایک مفصّل فتویٰ شائع ہو گیا جس نے قائلین حیات مسیح کے کیمپ میں زبردست کھلبلی مچا دی۔ یہ فتویٰ عالم اسلام کی قدیم ترین یونیورسٹی جامعہ ازہر کی جماعت کبار العلماء کے رُکن فضیلۃ الاستاذ علامہ محمود شلتوت کا تھا جو قاہرہ کے ہفت روزہ ''الرسالہ'' کی جلد 10 شمارہ 462 مورخہ 11 مئی 1942ء میں ''رفع عیسیٰ'' کے عنوان سے شائع ہوا۔

(از تاریخ احمدیت، جلد 8 صفحہ 296)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ایک شرط بیعت

۞ حضرت مسیح موعود شرائط بیعت میں فرماتے ہیں۔

’’عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔‘‘

مخلوق خدا کی ہمدردی اور ان کی خدمت کا ایک موقع اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ بیماروں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو فضل عمر ہسپتال میں دور ونزدیک سے آتی ہے۔لیکن وہ اپنا علاج خود کروانے کی استطاعت نہیں رکھتی۔ احمدی احباب وخواتین کے عطیات کے ذریعہ ہی انہیں علاج کی ہر ممکن سہولت مفت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔لیکن سب ضرورت مندوں کیلئے یہ خدمت بجالانا احباب جماعت کے خاص تعاون سے ہی ممکن ہے احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے عطایاجات صدر انجمن احمدیہ میں ہسپتال کی مد امداد نادار مریضاں اور مدڈویلپمنٹ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ شاہدہ جبیں صاحبہ ترکہ
مکرم قمر احمد بھٹی صاحب)

۞ مکرمہ شاہدہ جبیں صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم قمر احمد بھٹی صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 11 بلاک نمبر 7 محلّہ دارالصدر برقبہ 2 کنال میں سے 3 مرلہ 90 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔لہٰذا یہ حصہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کردیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرمہ شاہدہ جبیں صاحبہ (بیوہ)
2۔مکرمہ جویریہ قرۃ العین صاحبہ (بیٹی)
3۔مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب (بھائی)
4۔مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب (بھائی)
5۔مکرم عزیز احمد بھٹی صاحب (بھائی)
6۔مکرم حمید احمد بھٹی صاحب (بھائی)
7۔مکرم مقبول احمد بھٹی صاحب (بھائی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ولادت

۞ مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خاں تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم قمر رشید مندرانی صاحب بلوچ مربی سلسلہ بینن مغربی افریقہ اور بہو مکرمہ قیصرہ عندلیب صاحبہ بنت مکرم سردار خان صاحب مندرانی مرحوم کو 22 جنوری 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔جس کا نام ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ثمر منیب احمد منظور فرمایا۔ نومولود حضرت نور محمد خان صاحب مندرانی اور حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب مندرانی رفیق حضرت اقدس مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک، لائق، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ عابدہ سلطانہ صاحبہ ترکہ
مکرم محمد رشید صاحب)

۞ مکرمہ عابدہ سلطانہ صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے بڑے بھائی محترم محمد رشید صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 20 بلاک نمبر 1 محلّہ دارالنصر برقبہ 19 مرلہ 211 مربع فٹ میں سے 6 مرلہ 161 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔لہٰذا یہ حصہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کردیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرمہ عابدہ سلطانہ صاحبہ (بہن)
2۔مکرمہ حامدہ سلطانہ صاحبہ (بہن)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

۞ نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔کالی سیاہی استعمال کی جائے۔کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تاکہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جاسکے۔اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس،فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جاسکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

انڈہ پہلے آیا یا مرغی معمہ حل کرلیا گیا

انڈہ پہلے آیا یا مرغی؟ یہ معمہ دنیا بھر کے لوگوں کے ذہنوں میں ہمیشہ سے موجود رہا ہے مگر یہ مسئلہ اب حل طلب نہیں رہا۔ برطانوی سائنسدانوں نے ایک طویل تحقیق کے بعد اس پہیلی کا جواب تلاش کر لیا ہے جس کے مطابق روئے زمین پر پہلے مرغی کی تخلیق ہوئی تھی۔ برطانیہ کی Sheffield اور Warwick یونیورسٹیز میں اس مسئلہ پر طویل عرصے سے جاری تحقیق سے سامنے آنے والے نتائج سے پتہ چلا کہ مرغی دنیا میں پہلے آئی ہے۔ دنیا کے اس سب سے پرانے معمے کو سلجھانے میں انڈوں کے چھلکوں سے مدد ملی۔ سائنسدانوں کے مطابق انڈوں کا چھلکا ایک خاص پروٹین سے تشکیل پاتا ہے جو صرف مرغی کے اندر ہی موجود ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے انڈہ وجود میں آتا ہے لہٰذا یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ دنیا میں پہلے مرغی آئی اور پھر انڈوں سے اس کی نسل پروان چڑھی۔

(روزنامہ دنیا 2فروری 2013ء)

100 سال کی عمر میں بھی ملازمت

برطانیہ میں ایک معمر انسان نے دنیا بھر کے افراد کے لئے ایک انوکھی مثال قائم کی ہے، جم کلیمنٹس نامی یہ شخص 100 برس کی عمر میں بھی ملازمت کر رہا ہے اور تمام امور احسن طریقے سے سرانجام دے رہا ہے، جم اس وقت ایک سیکیورٹی کمپنی میں ملازم ہے جہاں اسے ملازمت کرتے ہوئے تقریباً 34 برس ہوچکے ہیں۔ جم نے 14 سال کی عمر میں کام کرنا شروع کیا تھا اور 66 برس کی عمر میں وہ اپنی نوکری سے ریٹائر ہوا تاہم اس نے گھر پر بیٹھنا پسند نہیں کیا اور سیکیورٹی کمپنی میں ملازمت اختیار کرلی۔

(روزنامہ دنیا یکم فروری 2013ء)

قطری شہزادہ دنیا کی مہنگی ترین کار کا مالک

قطر کے امیر کے صاحبزادے شیخ جوعان بن حمد دنیا کی مہنگی ترین لائیکن ہائپر سپورٹس کار خریدنے والے پہلے صارف بن گئے۔ مذکورہ کار لبنانی کمپنی ''ڈبلیو موٹرز'' کی تیار کردہ پہلی پُرتعیش عرب کار ہے جسے بین الاقوامی کمپنیوں کے اشتراک سے تیار کیا گیا ہے، کار کی ہیڈلائٹس میں ہیرے جڑے گئے ہیں جبکہ نشستوں کی سلائی سونے کے تاروں سے کی گئی ہے۔ کار کی قیمت 3.5 ملین امریکی ڈالر ہے۔ عرب دنیا کی اس منفرد کار کا انجن 750 ہارس پاور کا ہے جس کی وجہ سے گاڑی 390 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرسکتی ہے اور سٹارٹ ہونے کے صرف 2.7 سیکنڈ بعد 100 کلومیٹر فی گھنٹہ سپیڈ حاصل کرلیتی ہے۔

(روزنامہ دنیا یکم فروری 2013ء)

سائیکلوں کی پارکنگ کا روبوٹک نظام

چیک ریپبلک میں پارکنگ کے مسئلے سے نمٹنے کیلئے سائیکلوں کی پارکنگ کا ایک روبوٹک نظام متعارف کرایا گیا ہے جو ایک پارکنگ ٹاور پر مشتمل ہے، شیشے سے بنے اس ٹاور کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں ایک جدید مشین نصب ہے جو خود ہی ٹاور کی مختلف منزلوں پر سائیکلوں کو پارک کر دیتی ہے، اس ٹاور کی سات منزلوں میں 177 سائیکلیں پارک ہوسکتی ہیں، سائیکل سوار کو پارکنگ کیلئے ایک ٹکٹ ملتی ہے جبکہ پارکنگ کا یہ سارا عمل صرف 30 سیکنڈ کے اندر سرانجام پا جاتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 15فروری 2013ء)

دنیا کا سب سے خطرناک چڑیا گھر

ارجنٹائن میں دنیا کا خطرناک ترین چڑیا گھر بنایا گیا ہے جہاں ان جانوروں کو سلاخوں میں قید رکھنے کے بجائے آزاد رکھا جاتا ہے، اس چڑیا گھر کی خاص بات یہ ہے کہ یہاں تفریح کے لئے آنے والے لوگوں اور خطرناک جانوروں کے درمیان کوئی حفاظتی حصار نہیں ہوتا اور ببر شیر، چیتے، ہاتھی اور ریچھ کو نہ صرف انتہائی قریب سے دیکھا جا سکتا ہے بلکہ انہیں ہاتھ لگانے کے ساتھ کھانا بھی کھلایا جاسکتا ہے۔ یہ چڑیا گھر 1994ء میں قائم کیا گیا تھا اور یہاں موجود جانوروں کو بچپن سے ہی انسانوں سے دوستی کی تربیت دی جاتی ہے اسی لئے آج تک اس چڑیا گھر میں کبھی کوئی حادثہ رونما نہیں ہوا۔ (روزنامہ دنیا 14فروری 2013ء)

سونے کے لئے بنایا گیا انوکھا کیفے

جاپان میں ایک انوکھا کیفے قائم کیا گیا ہے جہاں انسان جا کر آرام کرسکتا ہے، سونے کے لئے بنائے گئے اس منفرد کیفے کی خاص بات یہ ہے کہ ملازمت پیشہ افراد یا سٹوڈنٹس اپنی کلاسز یا نوکری کے دوران ملنے والے وقفے میں اس کیفے میں آ کر اپنی نیند پوری کر سکتے ہیں، اس کیفے میں انسان کے سکون کا مکمل انتظام کیا گیا ہے تاکہ یہاں آنے والے اپنی دن بھر کی تھکاوٹ اتار سکیں، کیفے میں سونے کے مختلف پیکجز ہیں اور یہ قیمتیں سہولیات کے حساب سے مقرر کی گئی ہیں۔

(روزنامہ دنیا 15فروری 2013ء)

5ہزار سال قدیم مندر دریافت

پیرو کے ماہرین آثار قدیمہ نے 5ہزار سال قدیم مندر دریافت کیا ہے، مقامی ادارہ آثار قدیمہ کے مطابق انہیں پیرو کے خطے لیما کے الپارسیو کے کھنڈرات کے قریب تقریباً 5ہزار سال قدیم مندر کے آثار ملے ہیں۔ اس مندر میں عبادات کے علاوہ مردے جلائے جانے کا کام کیا جاتا تھا۔ مقامی طور پر اس قسم کے قدیم مندروں کو ایلی کہا جاتا ہے ماہرین آثار قدیمہ کے مطابق الپارسیو کے کھنڈرات 50 ہیکٹرز (125 ایکڑز) پر پھیلے ہوئے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 14فروری 2013ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 21۔مارچ	
طلوع فجر	4:45
طلوع آفتاب	6:10
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	6:22

جوڑوں کا درد۔ پٹھوں کا درد۔ اعصابی کمزوری
عنبری
کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہوجاتے ہیں۔
فی ڈبی -/350 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

مکان برائے فروخت
ربوہ کے بالکل وسط میں دارالصدر جنوبی ربوہ بالمقابل ایوان محمود مکان 3/13 برائے فروخت ہے
رابطہ: انس احمد ابڑو حال لندن
فون: 0044-7917275766
(ڈیلر حضرات سے معذرت)

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سندیافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہوچکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

FR-10

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

جرمن، لوکل ہومیو اور کیور ٹیو ادویات
کیورٹیو ادویات کی وسیع رینج کے علاوہ جرمن و لوکل ہومیو ادویات، مدر ٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات، گولیاں ٹکیاں، خالی ڈبیاں و ڈراپرز، نیز 117 ادویات کے بریف کیسز دستیاب ہیں
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی کالج روڈ ربوہ فون: 6213156

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238